2648 ـ کیا غسل جماع میں بال دھونے واجب ہیں ؟

سوال

کیا جماع کے بعد غسل میں بال دھونے واجب ہیں تا کہ غسل صحیح ہو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

غسل جنابت میں بال دھونے واجب ہیں، اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ دھوتے، پھر نماز جیسا وضوء کرتے، پھر پانی لیکر اپنی انگلیاں بالوں کی جڑوں تک پہنچاتے حتی کہ جب دیکھتے کہ وہ تر ہو گئے ہیں تو اپنے سر پر تین چلو بھر کر ڈالتے، اور پھر سارے جسم پر پانی بہاتے، پھر اپنے پاؤوں دھوتے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (474).

بلوغ المرام کی شرح میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس میں یہ دلیل بھی ہے کہ غسل جنابت میں پانی بالوں کے نیچے تک پہنچانا واجب ہے، چاہے بال بہت زیادہ ہی کیوں نہ ہوں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیاں بالوں میں داخل کر کے بالوں کی جڑوں کو تر کرنے کے بعد تین چلو پانی ڈالا کرتے تھے. اھـ

دیکھیں: شرح بلوغ المرام للشیخ ابن عثیمین صفحہ نمبر (399).

اس حکم میں مرد و عورت کا کوئی فرق نہیں، صرف اتنا ہے کہ علماء کرام نے عورت کے لیے غسل جنابت اور حیض میں بالوں کی میڈیاں کھولنے کے متعلق کلام کی ہے، اور راجح یہی ہے کہ بالوں کی میڈیاں کھولنا ضروری نہیں اس کی دلیل ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث ہے:

" وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر کی میڈیاں بہت شدید اور زیادہ ہیں کیا میں غسل جنابت کے لیے انہیں کھولا کروں ؟

اور ایك روایت میں حیض كے غسل كے الفاظ بھی ہیں.

تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" نہیں، بلكہ تیرے لیے اتنا ہی كافی ہے كہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال لیا كرو "

اسے مسلم نے روایت كیا ہے.

اور اس كے دلائل میں وہ روایت بھی شامل ہے جو عبید بن عمیر رحمہ اللہ سے ثابت ہے وہ بیان كرتے ہیں كہ:

" عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا كو علم ہوا كہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عورتوں كو غسل كرتے وقت اپنے سر كے بال كھولنے كا حكم دیتے ہیں تو وہ كہنے لگیں:

تعجب ہے كہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عورتوں كو غسل كرتے وقت بال كھولنے كا حكم دیتے ہیں، وہ انہیں سر مونڈنے كا حكم كیوں نہیں دیتے، میں اور رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم ایك ہی برتن سے غسل كیا كرتے تھے اور میں اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالنے سے زیادہ كچھ نہیں كیا كرتی تھی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (331).

بلوغ المرام كی شرح میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" یہ حدیث عورت كے غسل كے متعلق ہے كہ آیا وہ اپنے سر كی میڈیاں كھول كر اس كے نیچے دھوئے گی یا نہیں ؟

چنانچہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا كہ وہ انہیں نہیں كھولےگی، كیونكہ اس میں مشقت ہے، اور خاص كر غسل جنابت میں.

اور پھر اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض اہل علم كہتے ہیں كہ عورت كے لیے حیض كے غسل میں بال كھولنے واجب ہیں، لیكن وہ غسل جنابت میں بال نہیں كھولےگی، كیونكہ غسل جنابت اور حیض كے غسل میں فرق یہ ہے كہ غسل جنابت بار بار كرنا پڑتا ہے اس لیے اسے صبح كے وقت بال كھولنے اور شام كو بالوں كی كنگھی كرنے میں مشقت ہے، یا شام كے وقت كھولنے اور صبح كنگھی كرنا، لیكن حیض كے غسل میں ایسا نہیں كیونكہ وہ عام طور پر مہینہ میں ایك بار كرنا ہوتا ہے، اس لیے انہیں كھولنے میں اس كے لیے سہولت ہے... واللہ تعالی اعلم.

واللہ اعلم .